Anayetullah Ansari

Assistant Professor Department of URDU

RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar

Contact No. 9031431678 / 6201471567

Email : anayetullahansari@rediffmail.com

“Iqbal ki nazm Jibreel-o-Iblis”

(Matan aurTashreeh)

BA URDU (Hons) Part-II (Paper-IV

نظم ...... جبریل و ابلیس

جبریل:

ہمدم دیرینہ! کیسا ہے جہانِ رنگ و بو؟

ابلیس:

سوز و ساز و درد و داغ و جستجوئے و آرزو!

جبریل:

ہر گھڑی افلاک پر رہتی ہے تیری گفتگو
کیا نہیں ممکن کہ تیرا چاک دامن ہو رفو؟

ابلیس:

آہ! اے جبریل تو واقف نہیں اس راز سے
کر گیا سرمست مجھ کو ٹوٹ کر میرا سبو!
اب یہاں میری گزر ممکن نہیں ممکن نہیں
کس قدر خاموش ہے یہ عالم بے کاخ و کو
جس کی نومیدی سے ہو سوز دروں کائنات
اس کے حق میں تقنطوا اچھا ہے یا لاتقنطوا؟

جبریل:

کھو دیے انکار سے تو نے مقامات بلند
چشم یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو!

ابلیس:

ہے مری جرأت سے مشت خاک میں ذوق نمو
میرے فتنے جامہ عقل و خرد کا تار و پو!
دیکھتا ہے تو فقط ساحل سے رزم خیر و شر
کون طوفاں کے طمانچے کھا رہا ہے؟ میں کہ تو؟
خضر بھی بے دست و پا الیاس بھی بے دست و پا
میرے طوفاں یم بہ یم، دریا بہ دریا، جو بہ جو!
گر کبھی خلوت میسر ہو تو پوچھ اللہ سے
قصہ آدم کو رنگیں کر گیا کس کا لہو؟
میں کھٹکتا ہوں دل یزداں میں کانٹے کی طرح
تو فقط! اللہ ھو اللہ ھو اللہ ھو!

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کاخ وکو	محل اور کوچے	تقنطوا	تم ناامید ہو
لاتقنطوا	تم ناامید نہ ہو	تار و پو	تانا بانا

ترجمہ وتشریح:

یہ نظم حضرت جبریل علیہ السلام اور ابلیس کے مابین ایک مکالمے پر مشتمل ہے۔ دونوں فرشتے بارگاہ ایزدی میں مقربین خاص کے طور پر شمار ہوتے تھے جبکہ ابلیس، خدائے پاک کی نافرمانی پر راندہ درگاہ قرار دیا گیا۔ سب جانتے ہیں کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جبریل علیہ السلام آج بھی باری تعالیٰ کے مقربین خاص میں شمار ہونے والا فرشتہ ہے۔ دونوں کے مابین اقبال نے ان کے کرداروں کے پس منظر میں تخیلی سطح پر یہ مکالمہ ترتیب دیا ہے چنانچہ مکالمے کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

جبریل: ابلیس سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں تو میرا یار قدیم ہے۔ یہ بتا وہ جہان رنگ و بو کیسا ہے جسے دنیا کہا جاتا ہے اور جہاں اب تیری بود و باش ہے۔

ابلیس: وہاں کی زندگی اور ماحول میں سوز و ساز، درد و داغ، جستجو اور آرزو کے سوا اور کیا رکھا ہے؟

جبریل: اے ابلیس! جان لے کہ آسمان پر اکثر و بیشتر تیرا تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے تو نے احکام خداوندی سے انحراف کر کے جو گناہ کیا ہے کیا اس امر کا امکان نہیں کہ تو اپنی غلطی کو تسلیم کر لے تاکہ ربّ ذوالجلال تجھے معاف کر کے تیرے پرانے منصب پر فائز کر دے۔

ابلیس: جبریل! تو میرا ہم جلیس ہونے کے باوجود اس کیف و سرمستی سے لطف اندوز ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا جو میں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر کے حاصل کی ہے نا ہی تو اس راز سے آگاہ ہو سکتا ہے جس سے میں اب واقف ہو چکا ہوں۔ میں اب اس نشے میں غرق ہوں جو کسی طور بھی نہیں اُتر سکتا۔

میں تو اب اس ماحول میں رس بچ گیا ہوں جہاں ہر لمحے محلات کیا عام گلی کوچوں میں بھی انتہائی جوش و خروش کے ساتھ زندگی دوڑ رہی ہوتی ہے اور جس کا ہر فرد اپنی اپنی سرگرمیوں اور دلچسپیوں میں مصروف رہتا ہے جبکہ تو ابھی تک اس پُرسکوت فضاء اور سناٹے تک محدود ہے جو فرشتوں اور قدسیوں کے لئے تو سازگار ہو سکتا ہے ان لوگوں کے لئے نہیں جنہیں زندگی سے پیار ہے۔ میں بے شک اپنی نافرمانی کے سبب فرشتوں پر ودیعت کردہ عنایتوں سے تو محروم ہو گیا ہوں لیکن اب پوری زندگی سے لطف اندوز ہو رہا ہوں اس صورت میں خدا کی رحمت بہتر ہے کہ اس رحمت سے محرومی؟

جبریل: تو نے تو حکم ربی کی تعمیل سے انکار کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے بلند مراتب کھوئے بلکہ اپنی راہ میں کانٹے بھی بو لئے لیکن تیرا یہ عمل صرف تیری ہی ذات تک محدود نہیں بلکہ پرو دگار کی نظروں میں تو اب شاید دوسرے فرشتوں کا بھی عمل مشتبہ ہو کر رہ گیا ہوگا۔

ابلیس: میری جرأت مندی کے سبب تو ارض خاک کے باسیوں میں وہ جذبہ پیدا ہوا جو ان کے لئے حقیقی اور مسرت افزاء زندگی گزارنے کا سبب بنا۔ پھر میرا کردار جسے فتنہ سازی سے تعبیر کیا جاتا ہے وہی تو عقل و دانش کا سرچشمہ ہیں جہاں تک تیرا تعلق ہے تو تو ایک ایسا تماشائی ہے جو نیکی و

بدی کے مابین معرکہ آرائی کو ایک پُرسکون مقام پر کھڑے ہو کر اس کا نظارہ کرتا ہے جبکہ میں تو اس معرکہ آرائی کے طوفان میں بُری طرح سے تھپیڑے کھا رہا ہوں۔

میں نے جو طوفان برپا کئے ہیں انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبروں کو بھی بے دست و پا کر کے رکھ دیا ہے۔ اب اگر بارگاہ ایزدی میں کبھی خلوت نصیب ہو تو یہ ضرور استفسار کرنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کو کس نے قربانی دے کر لہو رنگ کیا جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو یہ حقیقت ہے کہ اپنی نافرمانی کے سبب دل یزداں میں کانٹا بن کر کھٹک رہا ہوں اور تیرا کیا ہے تو تو ابھی تک اللہ ھو اللہ ھو کی ہر لحہ گردان میں مصروف ہے۔